تاریخ مولد النبی ﷺ

حضور ﷺ کے مکانِ ولادت کا حسین تذکرہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

تاریخ مولد النبی ﷺ

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان ولادت کا حسین تذکرہ)

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور
۳۶۵/ ایم بلاک ماڈل ٹاؤن
فون ۵۸۶۸۲۲۰ - ۵۸۶۳۹۵۱

(جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں)

نام کتاب	تاریخ مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مصنف	پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری
پروف ریڈنگ	نعیم انور نعمانی
ٹائٹل	ابو اویس محمد اکرم
نگران طباعت	ناصر اقبال
اشاعت بار اوّل	اگست ۱۹۹۴ء
تعداد	دو ہزار

نوٹ: پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کی تمام تصانیف اور خطبات وتقاریر کے ریکارڈ شدہ کیسٹوں سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی ان کی طرف سے ہمیشہ کے لئے ادارہ منہاج القرآن کے لئے وقف ہے۔

ناظم نشر واشاعت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَوْلَاے صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

گورنمنٹ آف پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی-۱) ۴-۱/۸۰ پی آئی وی مورخہ ۳۱ جولائی ۸۴، گورنمنٹ آف بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ ای جنرل وایم ۴/۷۰-۹۷-۳ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء، شمال مغربی سرحدی صوبہ کی حکومت کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این-۱/اے ڈی (لائبریری) مورخہ ۳۰ اگست ۸۶ء اور آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر مظفر آباد کی چھٹی نمبر س ت / انتظامیہ / ۶۳-۸۰۶۱۱ / ۹۲ مورخہ ۲ جون ۹۲ء کے تحت پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب ان صوبوں میں تمام کالجوں اور سکولوں کی لائبریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

۱۔ مکہ مکرمہ میں حضور ﷺ کا مقام ولادت ایک معروف مکان ہے جو حرم کعبہ کے نزدیک سوق اللیل میں واقع ہے۔ اب سوق اللیل سمیت پورا محلہ بنی ہاشم منہدم کر دیا گیا ہے۔ صرف یہی مکان (مولد النبی ﷺ) موجود ہے۔ اب اس جگہ پر ایک پبلک لائبریری "مکتبہ مکۃ المکرمۃ" کے نام سے تعمیر شدہ ہے جو "وزارۃ الحج والاوقاف" کے زیر انتظام ہے اسے الشیخ عباس قطان المرحوم (امین العاصمۃ المقدسہ) نے جلالۃ الملک شاہ عبد العزیز مرحوم کی اجازت سے تعمیر کیا تھا۔ تاکہ اس جگہ کی حفاظت ہوتی رہے۔

۲۔ امام حسین بن محمد الدیار بکری لکھتے ہیں کہ یہ مکان وراثت میں حضور ﷺ کو ملا تھا پھر آپ ﷺ نے زمانہ ہجرت میں حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ہبہ فرما دیا۔ چنانچہ یہ مکان حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد کی ملکیت اور قبضہ وتولیت میں رہا۔

(تاریخ الخمیس، ۱: ۱۹۸)

۳۔ بعد ازاں ان سے حجاج کے بھائی محمد بن یوسف ثقفی نے ایک لاکھ دینار کے ہدیہ سے خرید لیا اور اس جگہ کو اپنے مکان میں شامل کر لیا جسے "البیضاء" (سفید عمارت) کہا جاتا تھا۔ اسے عرصہ دراز تک "دار ابن یوسف" بھی کہا جاتا رہا۔

۴۔ امام ابن دحیہ کہتے ہیں ہارون الرشید کی والدہ خیزران جب حج کرنے کے لئے مکہ معظمہ آئیں تو انھوں نے حضور ﷺ کے مولد مبارک کا حصہ دار ابن یوسف سے نکال لیا اور اس پر مسجد تعمیر کر دی۔ چنانچہ اس میں نماز پڑھی جانے لگی۔ امام سہیلی بیان کرتے ہیں کہ جب زبیدہ خاتون (ہارون الرشید کی زوجہ محترمہ) مکہ معظمہ آئیں تو انھوں نے از سر نو مولد النبی ﷺ پر مسجد تعمیر کروائی۔

(الجامع اللطیف: ۲۰۱۔ ۲۰۲)

(السیرۃ الحلبیہ، ۱: ۵۹۔ ۶۰)

(الروض والانف، ۱: ۱۸۴)

(فی رحاب البیت الحرام، الشیخ محمد بن علوی المالکی المکی، ۲۶۱۔ ۲۶۳)

۵۔ امام تقی الدین محمد بن احمد الفاسی المکیؒ (قاضی مکہ المتوفی ۸۳۲ھ) امام ازرقی کی روایت سے نقل کرتے ہیں کہ جب خیزران نے مولد النبی ﷺ کو الدارالبیضاء سے الگ کیا اور اس مقام پر مسجد تعمیر کرادی تو اس سے قبل جو لوگ اس مکان میں رہائش پذیر تھے ان کا بیان ہے:۔

انھم قالوا واللّٰہ ما اصابنا فیہ جائحۃ و لا حاجۃ فاخرجنا منہ فاشتد الزمان علینا۔ (شفاء الغرام باخبار البلد الحرام ۱:۲۶۹)	انھوں نے کہا کہ اللہ کی قسم وہاں ہمیں کبھی کوئی پریشانی یا مشکل یا ضرورت نہیں پیش آئی۔ لیکن جب ہمیں وہاں سے نکالا گیا تو ہمارے اوپر مشکلات آنے لگیں۔

۶۔ امام فاسی المکیؒ نے مولد مبارک کی مکانیت کی تفصیلات یوں بیان کی ہیں کہ "یہ ایک مربع شکل کا گھر ہے جس میں ایک ستون ہے اس کی جنوب مغربی سمت میں ایک بڑا زاویہ ہے' اس مکان کے مشرقی حصے میں ایک دروازہ ہے' اس گھر میں دس کھڑکیاں ہیں جن میں سے چار مشرقی دیوار میں' تین شمالی دیوار میں اور ایک مغربی دیوار میں ہے جبکہ دو کھڑکیاں کونے میں ہیں جن میں سے ایک شمالی سمت اور دوسری دائیں طرف واقع ہے اس گھر میں ایک محراب ہے جس کے قریب ایک گڑھا ہے جس پر لکڑی کا جنگلا لگا ہوا ہے اس گڑھے کی پیائش ساڑھے تین مربع فٹ ہے اسے "ذراع حدید" بھی کہتے ہیں۔

اس گڑھے کے درمیان ایک سبز پتھر ہے جو پہلے چاندی میں لپٹا ہوا تھا جیسا کہ ابن جبیرؒ نے بیان کیا ہے یہ پتھر' وہ مخصوص جگہ ہے جہاں حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اس گھر کی لمبائی سوا چوبیس گز ہے۔ یہ ساری پیائش میرے سامنے کی گئی۔

خلیفہ الناصر العباسی نے ۵۷۶ھ میں مولد النبی ﷺ کی تعمیر نو کی تھی بعد ازاں یمن کے بادشاہ المظفر نے ۶۶۶ھ میں' پھر اس کے پوتے المجاہد نے ۷۴۰ھ میں پھر مصر کے امیر شیخون نے ۷۵۸ھ میں پھر مصر کے شاہ الاشرف شعبان کے عہد حکومت میں

یلبغا النحامکی نے ۷۶۶ھ میں' اور مصرہی کے شاہ الظاہر نے ۸۰۱ھ میں اس کی تعمیر نو کی' اسی نے مسجد حرام کی بھی تعمیر نو کی تھی۔

(شفاء الغرام باخبار البلد الحرام امام فاسی المکی' ۱: ۲۷۰)

۷۔ اسی طرح ترکی محقق ابراھیم رفعت پاشا نے مذکورہ بالا بیان کے بعد مزید تفصیلات کا تذکرہ یوں کیا ہے کہ:۔

" ۹۳۵ھ اور ۹۶۳ھ میں سلطان سلیمان خان نے مولد النبی ﷺ پر واقع گنبد کی از سرنو تعمیر کی اس نے سونے کے تین قندیل بھی ہدیہ دیئے۔ جن میں سے ایک مولد النبی ﷺ میں اور دو بیت اللہ شریف میں لٹکائے گئے۔ جنہیں معلق کرنے کی سعادت میرے والد "نمی" کو حاصل ہوئی۔ پھر ۱۰۰۹ھ میں سلطان محمد خان ابن سلطان مراد خان نے از سرنو مولد النبی ﷺ کی تعمیر کا حکم دیا۔ اس کے اوپر ایک بہت بڑا گنبد اور مینار بنایا گیا اس کے لئے رومی شہروں سے سالانہ آمدنی وقف کی گئی۔ یہاں ایک مسجد بنائی گئی جہاں ایک موذن' خادم اور امام کا تقرر کیا گیا ان میں سے ہر ایک کے لئے اعزازیہ مقرر تھا۔ جو ہر سال ان کی طرف بھیجا جاتا پھر سلطنت عثمانیہ نے مولد النبی ﷺ میں ایک مدرس بھی متعین کیا جو وہاں درس دیتا تھا"

(مراۃ الحرمین' ۱: ۱۸۸۔۱۸۹)

۸۔ کتاب "افادۃ الانام باخبار بلاد اللہ الحرام" کے مصنف شیخ عبد اللہ غازی (۱۳۶۵ھ) لکھتے ہیں کہ ہمارے زمانے میں مولد النبی کے مدرس تھے۔ انہوں نے مزید بیان کیا ہے کہ ۱۲۳۲ھ میں مولد مبارک کی تعمیر نو سلطان محمود خان کے حکم سے محمد علی پاشا نے کروائی پھر اس کی تعمیر بعد ازاں سلطان عبد المجید خان نے بھی کروائی۔

۹۔ بعد ازاں سعودی حکومت کے قیام کے بعد یہ مقام مبارک ۱۳۴۳ھ میں منہدم کر دیا گیا جسے امین العاصمۃ المقدسۃ شیخ عباس بن یوسف القطان نے ۱۳۷۰ھ میں مکتبہ عامہ (پبلک لائبریری) کے طور پر اپنے خرچ سے دوبارہ تعمیر کرایا' اس تعمیر کی تکمیل ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے شیخ امین بن عباس القطان نے کی۔

پھر شیخ کامل بن ماجد الکردی اور ان کے بھائیوں نے اپنی مصروف لائبریری "مکتبہ

ماجدیہ" کو اس مکتبہ مولد النبی ﷺ میں منتقل کر دیا۔

(التاریخ القویم لمکہ وبیت اللہ الکریم،
شیخ محمد طاہر الکردی المکی، ۱:۱۷۰-۱۷۱)

۱۰۔ امام محمد جار اللہ ابن ظہیرہ بیان کرتے ہیں:

کون هذا المکان مولده ﷺ مشهور متوارث یاثره الخلف عن السلف۔۔ ولا اختلاف فیه عند اهل مکة"

اس مکان کا مولد النبی ﷺ ہونا سلف سے خلف تک مشہور و متوارث ہے اور اہل مکہ کا اس امر میں کوئی اختلاف نہیں۔

(الجامع اللطیف:۲۰۱-۲۰۲)

۱۱۔ اسی مولد مبارک کا ذکر امام ابن جبیر" نے اپنی کتاب "الرحلة" (سفرنامے) میں اس طرح کیا ہے۔

ومن مشاهدها الکریمة ایضا مولد النبی ﷺ و التربة الطاهرة التی هی اول تربة مست جسمه الطاهر بنی علیه مسجد ...... والموضع المقدس الذی سقط فیه ﷺ ساعة الولادة السعیدة المبارکة التی جعلها الله رحمة للامة اجمعین محفوف بالفضة...... یفتح هذا الموضع المبارک فیدخله الناس کافة متبرکین به فی شهر ربیع الاول و یوم الاثنین منه لانه کان شهر مولد النبی ﷺ و فی الیوم المذکور ولد ﷺ و

اور اسی طرح شہر مکہ کے مقامات مقدسہ میں سے مولد النبی ﷺ اور وہ خاک مطہرہ ہے جسے سب سے پہلے حضور ﷺ کے جسد اقدس کو چھونے کا شرف نصیب ہوا۔ اس مقام پر مسجد تعمیر کی گئی ہے ..... اور وہ مقام خاص جہاں ولادت سعیدہ کی گھڑی میں حضور ﷺ تشریف فرما ہوئے تھے، جس گھڑی کو اللہ تعالیٰ نے پوری امت کے لئے ساعت رحمت بنا دیا ہے، یہ گہری جگہ ہے، جسے مکمل طور پر چاندی کے ساتھ مزین کیا گیا ہے مولد النبی ﷺ کا مقام مبارک زیارت

تفتح المواضع المقدسة المذكورة كلها و هو یوم مشهور بمکة دائما
(رحلۃ ابن جبیر: ٩٠)

عام کے لئے ماہ ربیع الاول میں اور پیر کے دن کھول دیا جاتا ہے۔ تمام لوگ اس میں داخل ہوتے اور اس سے برکت حاصل کرتے ہیں' کیونکہ یہ مہینہ حضور ﷺ کی ولادت مقدسہ کا مہینہ ہے اور یہ دن آپ ﷺ کے میلاد کا دن ہے۔ اور اس دن خاص طور پر شہر مکہ کے دیگر تمام مقامات مقدسہ بھی کھول دیئے جاتے ہیں' اور یہ دن (یوم میلاد النبی ﷺ) مکہ معظمہ میں ہمیشہ سے نہایت مشہور دن چلا آرہا ہے۔

١٢۔ یہ امر واقعہ ہے کہ اہل مکہ جملہ اماکن مقدسہ کی زیارت اور دیگر عبادات اور اعمال صالحہ کی کثرت کے لئے بھی ہمیشہ سے یوم میلاد النبی ﷺ کو خاص اہمیت دیتے ہیں قدیم زمانوں اور صدیوں سے ان کا یہی معمول چلا آرہا ہے' اس کی تائید اور تصدیق ابن بطوطہ کے اس بیان سے بھی ہوتی ہے۔

و باب الکعبة المعظمة فی الصفح الذی بین الحجر الاسود والرکن العراقی۔۔ ویفتح الباب الکریم فی کل یوم جمعة بعد الصلاة ویفتح فی یوم مولد رسول اللہ ﷺ تسلیما
(رحلۃ ابن بطوطہ المہذب' ١: ١٠٥)

اور کعبہ معظمہ کا دروازہ جو حجر اسود اور رکن عراقی کی سمت میں ہے...... یہ بابرکت دروازہ ہر یوم جمعہ کو بعد نماز جمعہ اور یوم میلاد النبی ﷺ کو کھول دیا جاتا ہے۔

اسی طرح ابن بطوطہ نے اذکار (۲۴) میں احوال اہل مکہ کے ضمن میں قاضی مکہ امام نجم الدین محمد الطبری" کے بارے میں لکھا ہے کہ "وہ یوم میلاد النبی ﷺ کو بڑی عظیم الشان ضیافت کرتے ہیں جس میں شرفائے مکہ سے فقرائے مکہ تک تمام لوگ کثرت کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ یہ دعوت بڑی دھوم دھام سے ہوتی ہے"۔

واضح رہے کہ ابن بطوطہ نے آج سے سات سو سال قبل کے مشاہدات بیان کئے ہیں۔

۱۳۔ امام قطب الدین الحنفی" المتوفی ۹۸۸ھ مولد النبی ﷺ (مکان ولادت محمدی ﷺ) کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

و يستجاب الدعاء في مولد النبي ﷺ و هو موضع مشهور يزار الى الان و من لحفه مسجد يصلى فيه و يكون في كل ليلة اثنين فيه جمعية يذكرون الله و يزار في الليلة الثانية عشر من شهر ربيع الاول في كل عام فيجتمع الفقهاء والاعيان على نظام المسجد الحرام والقضا ة الاربعة بمكة المشرفة بعد صلوة المغرب بالشموع الكثيرة والمفرغات والفوانيس والمشاغل و جميع المشائخ مع طوائفهم بالاعلام الكثيرة و يخرجون من المسجد الى سوق الليل و يمشون فيه الى محل مولد الشريف بازدحام و

حضور ﷺ کے مولد مبارک پر دعا کی بہت قبولیت ہوتی ہے۔ یہ مقام نہایت مشہور ہے جس کی آج تک زیارت کی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ایک مسجد تعمیر شدہ ہے وہاں نماز پڑھی جاتی ہے اور یہاں پر پیر کی رات (شب میلاد) محفل ہوتی ہے جس میں کثیر تعداد میں لوگ ذکر کرتے ہیں۔ ہر سال ۱۲/ ربیع الاول کی رات مولد النبی ﷺ کی زیارت کی جاتی ہے۔ اس رات باقاعدہ مسجد حرام میں عظیم اجتماع منعقد ہوتا ہے۔ تمام علاقوں کے علماء، فقہاء، گورنر، مکہ کے چاروں مذاہب کے قاضی اور تمام مشائخ اپنے کثیر احباب کے ساتھ بے شمار جھنڈے لے کر مغرب کی نماز کے

یخطب فیہ شخص

(تاریخ القطبی فی تاریخ مکۃ المشرفۃ' کتاب الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام: ۳۵۵-۳۵۶)

بعد مسجد حرام میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ وہ ادائیگی نماز کے بعد مسجد حرام سے سوق اللیل کی طرف مولد النبی ﷺ کی زیارت کے لئے جاتے ہیں ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں' فانوس اور مشعلیں ہوتیں ہیں (گویا وہ مشعل بردار جلوس ہوتا ہے) پھر ایک عالم دین وہاں خطاب کرتا ہے۔

۱۴۔ اسی طرح امام محمد جار اللہ ابن ظہیرہ المخزومی" مولد النبی ﷺ کے حوالے سے اہل مکہ کا معمول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

جرت العادۃ بمکۃ فی لیلۃ الثانی عشر من ربیع الاول فی کل عام ان قاضی مکۃ الشافعی یتھیاء لزیارۃ ھذا المحل الشریف بعد صلوۃ المغرب فی جمع عظیم منھم الثلاثۃ القضاۃ و اکثر الاعیان من الفقھاء و الفضلاء و ذوی البیوت بفوانیس کثیرۃ و شموع عظیمۃ و زحام عظیم .... تقدم خطبۃ مناسبۃ للمقام

(الجامع اللطیف: ۲۰۱-۲۰۲)

ہر سال مکہ معظمہ میں ۱۲ ربیع الاول کی رات کو اہل مکہ کا یہ معمول چلا آرہا ہے کہ قاضی مکہ جو کہ شافعی ہیں مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ مولد شریف کی زیارت کے لئے جاتے ہیں ان لوگوں میں تینوں مذاہب فقہ کے آئمہ' اکثر فقہاء' اور اہل شہر شامل ہوتے ہیں ان کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں پھر وہاں مولد شریف کے موضوع پر خطبہ ہوتا ہے۔

۱۵۔ شیخ محمد رضا مصری نے بھی اہل مکہ کے اس معمول کی تصریح کی ہے وہ کہتے ہیں کہ یوم میلاد کو حضور ﷺ کے مولد مبارک کی زیارت کا مذکورہ بالا معمول آج تک چلا آ

رہا ہے۔ انھوں نے مکان میلاد کی تاریخ بھی اسی طرح بیان کی ہے جیسے ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں (محمد رسول اللہ "مترجم": ۳۱:
۱۶۔

(i) آج مورخہ ۱۸ فروری ۹۴ء بروز جمعہ المبارک بمطابق ۸ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ نماز فجر کے بعد مکہ معظمہ کے رفقاء کے ذریعے مولد النبی ﷺ کے بیرونی چاروں اطراف کی پیمائش کی۔ موجودہ پیمائش درج ذیل ہے۔

	فٹ	انچ
فرنٹ۔	۳۸	۵
عقب	۳۹	-
لمبائی	۶۹	-

(ii) آج مورخہ ۱۹ فروری ۹۴ء بروز ہفتہ بمطابق ۹ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ بعد نماز ظہر 2:00 بجے مولد النبی ﷺ کے اندر حاضری نصیب ہوئی۔ تمام کمروں اور دونوں منزلوں کی زیارت کے ساتھ خاص اس کمرے کی زیارت بھی ہوئی جہاں حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔

امین المکتبہ الشیخ عبد المالک الطرابلسی نے اس دن مولد شریف کی لائبریری سے ایک غیر مطبوعہ کتاب "افادۃ الانام باخبار بلد اللہ الحرام" کا تحفہ عنایت فرمایا اور اس کے صفحہ اول پر یادگار کے طور پر یہ عبارت رقم کردی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ والصلوۃ والسلام علی سیدنا رسول اللہ ﷺ و بعد

بمناسبۃ زیارۃ سعادۃ البروفسیور محمد طاہر القادری (الباکستانی) لمکتبۃ مکۃ المکرمۃ (مولد النبی ﷺ) اھدیتہ ھذا السفر المبارک و ذلک بتاریخ ۱۴۱۴/۹/۹ھ نفعہ اللہ امین

مقدمہ

امین مکتبہ مکۃ المکرمۃ

عبد المالک عبد القادر بن علی الطرابلسی

(۱۱۱) آج مورخہ ۲۰ فروری ۹۴ء بروز اتوار بمطابق ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ مدینہ شریف کی روانگی سے قبل دوبارہ مولد النبی ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اس مرتبہ بھی امین المکتبہ الشیخ عبدالمالک الطرابلسی نے مولد مبارک کا تحفہ "ٹیبل ڈائری" کی صورت میں عنایت فرمایا۔ اس مرتبہ غرفہ مبارکہ (جو خاص مقام ولادت ہے) میں نوافل ادا کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ ادائیگی نوافل کا شرف میرے ہمراہ اہلیہ صاحبہ کو بھی نصیب ہوا (ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء)